بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۴

ٹیلیگرام ۴ ۲۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۳ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۱۸ رجب ۱۳۸۶ھ ۳ نومبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۵۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ نومبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

لاہور ۲ نومبر (بذریعہ فون) محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ہسپتال سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھر تشریف لے آئی ہیں لیکن آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے۔ پرسوں سے دائیں پسلی کی طرف اعصابی درد بڑی شدت سے اٹھتی ہے اس وجہ سے کروٹ بھی نہیں بدل سکتیں اور چارپائی سے اٹھنا بھی بہت مشکل ہو جاتا ہے اور رات کے وقت نیند بھی بہت کم آتی ہے۔

احباب جماعت توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے

بدقسمت ہے وہ جو اس موقعہ کو کھو دے

"مردانہ زندگی یہی ہے کہ اس زندگی پر فرشتے بھی تعجب کریں۔ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ اس کی استقامت، اخلاص اور وفاداری تعجب خیز ہو۔ خدا تعالیٰ نامرد کو نہیں چاہتا۔ اگر زمین و آسمان بھی ظاہری اعمال سے بھر دیں لیکن ان اعمال میں وفا نہ ہو تو ان کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ کتاب اللہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک انسان صادق اور وفادار نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی نمازیں بھی جہنم ہی کو لے جانے والی ہوتی ہیں۔ جب تک پورا وفادار اور مخلص نہ ہو ریاکاری کی جڑ اندر سے نہیں جاتی لیکن جب پورا وفادار ہو جاتا ہے اس وقت اخلاص اور صدق آتا ہے اور وہ زہریلا مادہ نفاق اور بزدلی کا جو پہلے پایا جاتا ہے دور ہو جاتا ہے۔

اب وقت تنگ ہے میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفا دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھو دے۔"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء)

ربوہ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کے صاحبزادے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے واقف زندگی کا نکاح مکرمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ ایم۔ اے (متعلمہ) واقفہ زندگی بنت محترم قاضی محمد رشید صاحب مرحوم کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے آمین۔

سرگودہا (بذریعہ تار) مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے فرزند مکرم محمد اشرف صاحب پراچہ سی ایس پی کا امتحان دے رہے ہیں۔ آپ نے بزرگان سلسلہ اور جملہ دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

دُعا کی تحریکات

ربوہ ۲ نومبر ۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل ہے اور جو اس زمرہ مقدسہ کے آخری صحابی ہیں پیرانہ سالی کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ آپ کو ہائی بلڈ پریشر اور ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۶۶ء

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم کارنامہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت پختہ دلائل سے ہندوؤں اور مسلمانوں کی مثال دیکر ثابت کیا ہے کہ دنیا میں جو اقوام میں باہمی تنازعات ہیں اور جو اکثر جنگ و جدال کا باعث بنتے ہیں ان کی بنیاد مذہبی تنگ نظری ہوتی ہے چونکہ ہر ایک مذہبی قوم یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ اسی کے ملک اور قوم میں اللہ تعالیٰ کے بندے آسکتے ہیں اس لئے وہ دوسری اقوام کے بزرگوں کو ہیچ سمجھتی ہے اور اکثر اوقات ان کی توہین پر اتر آتی ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ یہ تنگ نظری مختلف اقوام میں کیوں پیدا ہوئی ہے۔ اس کی وجہ آپ نے بتائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"اور یہ عجیب بات ہے کہ جس طرح آریہ صاحبان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمیشہ آریہ خاندانوں اور آریہ ورت تک ہی الہام الٰہی کا سلسلہ محدود رہا ہے اور ہمیشہ ویدک سنسکرت ہی الہام الٰہی کے لئے خاص رہی ہے۔ اور وہ پرمیشر کی زبان ہے۔ یہی یہود کا خیال اپنے خاندان اور اپنی کتابوں کی نسبت ہے۔ ان کے نزدیک بھی خدا کی اصلی زبان عبرانی ہے۔ اور ہمیشہ خدا کے الہام کا سلسلہ بنی اسرائیل اور انہیں کے ملک تک محدود رہا ہے اور جو شخص ان کے خاندان اور ان کی زبان سے الگ ہونے کی حالت میں نبی ہونے کا دعوے کرے۔ اس کو وہ نعوذ باللہ جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

پس کیا یہ توارد تعجب انگیز نہیں ہے کہ ان دونوں قوموں نے اپنے اپنے بیان میں ایک ہی خیال پر قدم مارا ہے۔ اسی طرح دنیا میں اور بھی کئی فرقے ہیں جو اسی خیال کے پابند ہیں جیسے پارسی جو اپنے مذہب کی بنیاد دید سے کئی ارب پہلے بتلاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال (کہ ہمیشہ کے لئے اپنے ملک اور اپنے خاندان اور اپنی کتابوں کی زبان کو ہی خدا کی وحی اور الہام سے مخصوص کیا گیا ہے) محض تعصب اور کمی معلومات سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ پہلے زمانے دنیا میں ایسے گزرے ہیں کہ ایک قوم دوسری قوم کے حالات سے اور ایک ملک دوسرے ممالک کے وجود سے بکلی بے خبر تھی۔ پس اسی غلطی سے ہر ایک قوم کو جو خدا کی طرف سے کوئی کتاب ملی یا کوئی خدا کا رسول اور نبی اس قوم میں آیا تو اس قوم نے یہی خیال کر لیا۔ کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ہدایت ہونی چاہیئے تھی۔ وہ یہی ہے۔ اور خدا کی کتاب صرف انہی کے خاندان اور انہیں کے ملک کو دی گئی ہے۔ اور باقی تمام اس سے بے نصیب پڑے ہیں۔

اس خیال نے دنیا کو بہت نقصان پہنچایا۔ اور در اصل باہمی کینوں اور بغضوں کا بیج جو قوموں میں بڑھتی گئی یہی خیال تھا۔ ایک مدت تک تو ایک قوم دوسری قوم سے پردہ میں رہی اور ایک ملک دوسرے ملک سے مخفی اور مستور رہا۔ یہاں تک کہ آریہ ورت کے فاضلوں کا یہ خیال تھا کہ کوہ ہمالہ کے پرے کوئی آبادی نہیں۔

پھر جب کہ خدا نے درمیان سے پردہ اٹھا لیا۔ اور زمین کی آبادی کے متعلق کسی قدر لوگوں کے معلومات وسیع ہو گئے۔ تو وہ ایک ایسا زمانہ تھا کہ وہ تمام غلط خصوصیتیں جو الہامی کتابوں اور اپنے رشیوں اور رسولوں کی نسبت لوگوں نے اپنے ہی دلوں سے تراش کر اپنے عقائد میں داخل کر لی تھیں۔ وہ ان کے دلوں میں خوب راسخ اور پتھر کے نقش کی طرح ہو گئیں اور ہر ایک قوم یہی خیال کرتی تھی کہ خدا کا صدر مقام ہمیشہ انہیں کے ملک میں رہا ہے اور چونکہ ان دنوں میں اکثر قوموں پر وحشیانہ خصلتیں غالب تھیں اور ایک پرانی رسم کے مخالف کو تلوار کے ساتھ جواب دیا جاتا تھا اس لئے کس کی مجال تھی کہ ہر ایک قوم کی خود ستائی کے جوشوں کو ٹھنڈا کر کے ان کے درمیان صلح کراتا۔" (پیغام صلح صفحہ ۲۱ تا ۲۳)

آپ نے اس کے بعد اسلام کے صلح کن طریق کار کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ "میں اس وقت کسی خاص قوم کو بے وجہ ملامت کرنا نہیں چاہتا اور نہ کسی کا دل دکھانا چاہتا ہوں بلکہ نہایت افسوس سے آہ کھینچ کر مجھے یہ کہنا پڑا ہے۔ کہ اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے۔ جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی۔ اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔ اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے۔ جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ لا نفرق بین احد منھم و نحن لہ مسلمون۔ یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان میں یہ تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں۔ اگر ایسی صلح کار کوئی اور الہامی کتاب ہے۔ تو اس کا نام

شمسِ ما

از محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائلپور

پیکرِ ایمان و عرفاں شمسِ ما
واقفِ اسرارِ قرآں شمسِ ما

عندلیبِ بوستانِ احمدی
از معارف گوہر افشاں شمسِ ما

یادگارِ حافظِ روشن علیؓ
ماہِ رخشاں مہرِ تاباں شمسِ ما

در بدر مجموعۂ علم و عمل
سر بسر شمشیرِ برہاں شمسِ ما

احمدی اخلاق را آئینہ دار
جگمگی درویشِ یزداں شمسِ ما

ہم بہ لندن نغمہ پرداز بُدی
ہم دمشق اندر حُدی خواں شمسِ ما

ہم بہ مشرق نورِ علمش در رسید
ہم بہ مغرب شُد درخشاں شمسِ ما

از برائے احمدیت خالدے
مردِ میداں سیفِ یزداں شمسِ ما

از درِ تقریر ہا بارندہ میغ
از سرِ تحریر ہا بُرّندہ تیغ

یاد آید خوبیٔ گفتارِ او
دامنِ دل مے کشد کردارِ او

چشم ہا در یادِ او خوں نابہ بار
بر زباں ہا مے رود اذکارِ او

سابق الخیرات آمد آنچناں
پا ربودہ بہتر از پیرارِ او

محورِ او در جہاں تبلیغِ دیں
احمدیت مرکزِ پرکارِ او

ہمتِ والائے اُو را در نگر
وا بہ بیں قربانی و ایثارِ او

زیستن در خدمتِ دینِ متیں
ہم بہ دُنیا یافتن خُلدِ بریں

تبلیغِ اسلام کا ایک مؤثر ذریعہ

زیادہ سے زیادہ غیر ملکی زبانوں میں مہارت حاصل کرنے کی ضرورت

(مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مربیّ سلسلہ چکوال)

تبلیغِ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر ایک اہم فریضہ ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یأمرون بالمعروف و ینھون عن المنکر کہ اے مسلمانو! تم میں سے ایک گروہ ضرور ایسا موجود ہونا چاہیئے جو لوگوں کو خیر کی دعوت دے، نیک باتوں کا حکم دے اور ناپسندیدہ باتوں سے روکے۔ اب ظاہر ہے کہ دعوت الی الخیر سے مراد دعوتِ اسلام ہے کیونکہ دینِ اسلام ہی دنیا و مافیہا کی سب سے بڑی بھلائی اور انسان کی عزیز ترین متاع ہے۔

پس اسلام کے پیغام کو اکنافِ عالم تک پہنچانا اور اقوامِ عالم کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنا اور اس کے نور سے منور کرنا ایک اہم فریضہ ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو تبلیغ و غلبۂ اسلام کی مہم سر کرنے کے لئے قائم فرمایا ہے کیونکہ بموجب آیۂ شریفہ

هو الّذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدّین كله وكفیٰ بالله شهیدا۔

تمام گزشتہ مفسرین اس امر پر متفق ہیں کہ غلبۂ اسلام بر ادیانِ باطلہ مہدی معہود اور مسیح موعودؑ کے زمانہ اور اس کی برگزیدہ جماعت سے وابستہ ہے۔ پس تبلیغِ اسلام اب ہماری جماعت کا فرض ہے اور ہمیں اس مقدس کام کو ایسے رنگ میں انجام دینا ہے کہ ساری دنیا جلد از جلد قبولِ اسلام سے مشرف ہو جائے۔ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ کن کن ذرائع کو اختیار کرنے سے ہم تیزی کے ساتھ اپنی منزلِ مقصود کی جانب بڑھ سکتے ہیں اور اسلام کا بول بالا کر سکتے ہیں۔ جو ذرائع اس وقت تک استعمال کئے جا رہے ہیں لاریب کہ وہ بھی ہر لحاظ سے درست اور لابدی ہیں لیکن ایک ایسا امر ہے جس پر تا حال ہم نے بہت کم توجہ صرف کی ہے اور جس کو عمل میں لانا جملہ احبابِ جماعت کیلئے بالعموم اور احمدی مبلغین کے لئے بالخصوص نہایت ضروری ہے وہ یہ کہ اسلام کے پیغام کو دنیا کے ممالک میں انکی اپنی زبانوں میں پہنچانے کے لئے دنیا کے سب بڑے بڑے ممالک کی زبانوں کا علم حاصل کیا جائے اور انہیں سیکھ کر ان میں مہارت پیدا کی جائے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہر شخص اپنے ملک اور اپنے تہذیب و تمدّن اور اپنی زبان سے خاص محبت رکھتا ہے وہ کسی بھی دوسرے ملک کے اجنبی شخص کو جب اس زبان میں گفتگو کرتے سنتا ہے تو اس سے غیر معمولی لگاؤ اور موانست کا اظہار کرتا ہے۔ جو احمدی مبلّغین کسی ملک میں تبلیغِ اسلام کے لئے اسی ملک کی زبان کو اظہارِ خیال کا ذریعہ بنائیں گے تو یقیناً ان کی باتیں لوگ زیادہ پسندیدگی کے انداز میں سنیں گے اور جلد اس کی تہ تک پہنچ جائیں گے۔ مزید برآں مبلّغ کے لئے ان کے دل میں محبت و یگانگت کے خاص جذبات پیدا ہو جائیں گے جس سے تبلیغ کے کام میں آسانی پیدا ہوتی چلی جائیگی۔

تبلیغ کے اس مؤثر ذریعہ کی جانب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہا جماعت اور اس کے مبلّغین کو توجہ دلائی ہے۔ سطورِ ذیل میں خاکسار غیر زبانیں سیکھنے کی اہمیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک پُر زور تاکیدی ارشاد پیش کرتا ہے تاکہ قارئین کو اس کام کے متعلق حضور رضی اللہ عنہ کے احساسات کا علم ہو جائے۔ حضورؓ آیتِ قرآنیہ تبٰرك الّذی نزّل الفرقان للعٰلمین نذیرا الّذی له ملك السمٰوٰت والارض کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اسلام ایک ایسا مذہب تھا جس نے لیکون للعٰلمین نذیرا کے ماتحت دنیا کے ہر مذہب اور ہر قوم کو مخاطب کرنا تھا اس لئے له ملك السمٰوٰت والارض فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ اسلامی علماء کو دنیا کی تمام زبانیں سیکھنی چاہئیں لیکن افسوس کہ سوائے کالجوں کے طالبعلموں کے کوئی غیر زبان نہیں سیکھتا اور وہ بھی صرف انگریزی سیکھتے ہیں جو ساری دنیا کی زبان نہیں۔ چاہیئے کہ ہمارے علماء انگریزی۔ فرانسیسی۔ جرمنی۔ روسی۔ پرتگیزی۔ ہسپانوی۔ لاطینی۔ ولندیزی وغیرہ سب زبانیں جانتے ہوں۔ اسی طرح سیام کی زبان اور جاپان کی زبان اور فلپائن کی زبان اور دوسرے تمام ممالک کی زبانیں ان کو آتی ہوں تاکہ ہر جگہ وہ قرآن کریم کو پھیلا سکیں"۔

اس ضمن میں حضورؓ احمدی مبلغین کو نہایت تاکیدی الفاظ میں توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے احمدی مبلّغین کو بھی اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ بعض مبلّغ دس دس سال سے مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک انہیں وہاں کی زبان پوری طرح نہیں آئی۔ زبان کا سیکھنا قرآن کریم کے پھیلانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو مبلّغ اس طرف توجہ نہیں کرتا وہ مبلّغ کہلانے کا مستحق ہی نہیں وہ اسلام کا ایک غدّار سپاہی ہے۔ عرب لوگ اسلام کی ترقی کے زمانہ میں دنیا کی ہر زبان جانتے تھے"۔

(تفسیر کبیر سورۂ فرقان)

حضورؓ کے اس تاکیدی ارشاد سے ظاہر ہے کہ علماء اور مبلّغین سلسلہ پر غیر زبانیں سیکھنے کے بارے میں بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حضورؓ نے تبلیغ کے اس اہم ذریعہ سے پہلوتہی اختیار کرنے کو غداری سے تعبیر کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ میدانِ جنگ میں اگر ایک سپاہی سامانِ حرب سے لدا ہوا لیکن فنونِ جنگ سے ناآشنا دشمن سے نبرد آزما ہو جائے تو وہ ان آلاتِ حرب سے دشمن کو ختم کرنا تو الگ رہا اپنا بچاؤ بھی نہ کر سکے گا۔

اسی طرح ممالکِ غیر میں اگر ہم اپنے روحانی اور علمی دلائل کے ہتھیاروں کو لے کر چلے جائیں لیکن ہمیں وہاں کی زبان نہ آتی ہو اور نہ ہی ہم اسے پوری طرح سیکھنے کی کوشش کریں تو ہم پر بھی اُوپر والی مثال صادق آئے گی۔ پس سلسلہ کے سب مبلغین و علماء کو خاص طور پر اور دیگر اہلِ علم دوستوں کو بالعموم تبلیغِ اسلام کے لئے غیر ملکی زبانیں سیکھنی چاہئیں۔

غیر زبان سیکھنے کے مختلف ذرائع ہیں سب سے بہتر ذریعہ تو یہ ہے کہ انسان اُس ماحول میں چلا جائے جہاں وہ زبان بولی جاتی ہے۔ اس طرح ہر وقت کے سننے سنانے اور بول چال سے بہت جلد انسان زبان سیکھ جاتا ہے۔ اور اگر باقاعدہ کسی اہلِ زبان استاد سے قواعد کے مطابق زبان سیکھی جائے تو پھر انسان بولنے اور لکھنے کی عمدہ قابلیت پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ سہولت اور موقع ہر ایک کو حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے لازماً کچھ ایسے طریقے ہونے چاہئیں جن کے ذریعہ اپنے ملک اور اپنے مقام میں بیٹھے ہم جو زبان بھی چاہیں سیکھ سکیں۔ سو اس کے لئے مندرجہ ذیل ذرائع اور طریقے عمل میں لائے جا سکتے ہیں:۔

اوّل:۔ ہمارے ہاں ایسی کتب موجود ہیں جو مختلف غیر ملکی زبانیں سکھانے کے لئے شائع کی گئی ہیں چنانچہ... Teach Yourself

کے سلسلے کی کتب عام دستیاب ہیں جن میں دنیا کی تمام مشہور زبانوں کو باقاعدہ قواعد کے مطابق سکھایا گیا ہے اور ہر انگریزی جاننے والا ان کے ذریعہ وہ زبان سیکھ سکتا ہے۔

دوم:۔ بڑے بڑے شہروں میں غیر ملکی سفارت خانے ہفتہ وار اجلاس منعقد کر کے اپنے ملک کی زبان لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ ان شہروں میں رہنے والے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

سوم:۔ اپنے ملک میں آئے ہوئے غیر ملکی لوگوں سے رابطہ قائم کیا جائے اور اُنہیں اپنی زبان سکھائی جائے اور اُن سے اُن کی زبان سیکھی جائے کیونکہ بیرونی دنیا میں غیر زبانیں سیکھنے کا بہت شوق پایا جاتا ہے۔ چنانچہ یورپ کے پڑھے لکھے طبقہ میں اکثر لوگ ایک سے زیادہ زبانیں جانتے ہیں اور ایسے افراد بھی ملتے ہیں جو درجنوں زبانیں بول اور سمجھ سکتے ہیں بلکہ اُن میں ماہر ہوتے ہیں۔

چہارم:۔ غیر ملکی سفارت خانوں سے زبان سیکھنے کے بارہ میں تعلق قائم کر کے راہنمائی اور مدد حاصل کی جائے۔ سفارتخانے اپنے ملک کی زبان سیکھنے کے عزم کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور اس کے لئے ہر ممکن راہنمائی اور مدد دیں گے۔

پنجم:۔ ایک وقت میں ایک ہی زبان سیکھنے کا پروگرام بنایا جائے اور پہلے ایک میں کافی دسترس حاصل کرنے کے بعد دوسری زبان کے لئے کوشش کی جائے۔

ششم:۔ بڑی بڑی پبلک لائبریریوں میں زبانوں کے علم پر کافی ذخیرۂ کتب موجود ہوتا ہے ان کتب سے بھی اس مقصد کی تکمیل کے لئے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

ہفتم:۔ ہمارے ملک میں بھی بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو لمبا عرصہ غیر ممالک میں رہنے کی وجہ سے وہاں کی زبانوں کے ماہر ہو چکے ہیں۔ ایسے دوستوں سے تعلقات قائم کر کے جو زبان انہیں آتی ہے سیکھی جا سکتی ہے۔

ہشتم:۔ بیرونی ممالک میں قلمی دوستی قائم کر کے قلمی دوستوں سے بھی اُن کی زبان سیکھی جا سکتی ہے اور خط و کتابت کا یہ سلسلہ بڑا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

نہم:۔ غیر زبان سیکھنے کے لئے شوق جذبہ، لگن اور مستقل مزاجی ایسے امور ہیں جو اس کام کی تکمیل میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

دہم:۔ دعا ۔۔۔ خواہ کوئی زبان کتنی ہی مشکل ہو دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہونے کی وجہ سے انسان اُس پر عبور حاصل کر سکتا ہے کیونکہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دُعا دیکھو تو

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز خطاب

قرآنِ مجید۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس۔ اہم تربیتی تقاریر

(شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع حسبِ سابق ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ مؤرخہ ۲۸ر اکتوبر ۶۶ء کو بعد نماز جمعہ شروع ہو کر مؤرخہ ۳۰ر اکتوبر کی دوپہر کو ایک بجے نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کے افتتاح اور اختتام کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نہایت اہم تقاریر فرمائیں۔ مؤرخہ ۲۹۔ اکتوبر کی شب کو مجلسِ شوریٰ کے اجلاس میں بھی حضور کچھ وقت کے لئے رونق افروز رہے گویا تینوں دن حضور نے تشریف لا کر اجتماع کو رونق اور برکت بخشی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ذیل میں مختصر طور پر اجتماع کے تینوں دنوں کی روداد درج کی جاتی ہے:۔

افتتاحی اجلاس

اجتماع کا افتتاحی اجلاس مؤرخہ ۲۸ر اکتوبر کو دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے وسیع گھاس کے میدان میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے مزین مقامِ اجتماع میں شروع ہوا۔ تین بجے سہ پہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے۔ جملہ حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ سرگودہا کے مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ انصار سے ان کا عہد دہروایا۔ چنانچہ انصار نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دہرانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور نے مختصرہ عاجزانہ خطاب کے بعد ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح انصار اللہ کے اس سالانہ اجتماع کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

حضور ایّدہ اللہ کا خطاب

اجتماعی دعا کے بعد حضور نے افتتاحی تقریر شروع فرمائی۔ تقریر کے آغاز میں حضور نے انصار اللہ کو ان کے بعض اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کا ذکر کرنے کے بعد اجتماع میں شامل ہونے والے احباب کو موقع مرحمت فرمایا کہ وہ انفرادی رنگ میں اور جماعتی طور پر تحریکِ جدید کے نئے سال کے لئے اپنے وعدے پیش کریں۔ چنانچہ احباب جماعت نے ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے پیش کرنے شروع کئے اور دیکھتے ہی دیکھتے وعدوں کی مجموعی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ دس ہزار روپیہ تک جا پہنچی۔ وعدے پیش کرنے کا منظر نہایت روح پرور تھا۔ جماعتوں کے عہدیدار اور افراد والہانہ انداز میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہوئے اپنے وعدے پیش کر رہے تھے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بعد ازاں حضور نے قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی اہمیت اور اس ضمن میں تحریک وقف عارضی کی ضرورت پر روشنی ڈالی اور احباب کو انکی اہم دینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کی یہ تقریر جو کہ کم و بیش سوا گھنٹہ تک جاری رہی انشاء اللہ علیٰحدہ تفصیلی طور پر ہدیۂ احباب کی جائے گی۔

عَلمِ انعامی

تقریر کے اختتام پر حضور نے جملہ مجالس انصار اللہ میں سے اوّل آنے والی مجلس یعنی مجلس انصار اللہ پشاور کو علمِ انعامی عطا فرمایا چنانچہ اس مجلس کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب نے آکر حضور کے دستِ مبارک سے علمِ انعامی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ واضح رہے کہ امسال مجلس پشاور اوّل، مجلس کراچی دوم اور مجلس کوئٹہ سوم رہی ہے اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان تینوں مجالس کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔ ساڑھے چار بجے حضور واپس تشریف لے گئے۔

حضور کے واپس تشریف لے جانے کے بعد پروگرام کے مطابق اجلاس کی بقیہ کارروائی شروع ہوئی جو کہ نمازِ مغرب تک جاری رہی۔ اس اجلاس کے ایک حصہ میں حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اور دوسرے حصہ میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

تعزیتی قرارداد

سب سے پہلے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ممبران عالمگیر مجلس انصار اللہ کی طرف سے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی المناک وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کی جس میں حضرت مولانا مرحوم کی خدماتِ جلیلہ کا اعتراف کرتے ہوئے مرحوم کے جملہ لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا تھا۔ یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

درس: تعزیتی قرارداد پاس کئے جانے کے بعد پروگرام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ پھر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے قرآن پاک کا درس دیا جس میں آپ نے محاسبۂ نفس کی ضرورت اور اہمیت واضح فرمائی۔ بعد ازاں مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ نے حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا درس دیا اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے چند اقتباس پڑھ کر سنائے۔ ان ہر دو اصحاب نے بھی نفس کے محاسبہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں اجلاس نماز مغرب اور طعام کے لئے برخاست ہوا۔

درخواستِ دُعا

میری والدہ صاحبہ کا مورخہ ۳۱۔ اکتوبر کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ تمام احباب سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رضی اللہ خان۔ ربوہ)

اجلاس شب

ساڑھے سات بجے شب دوسرا اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جو کہ کراچی کے زعیم اعلیٰ مکرم محمد شفیع خاں صاحب نجیب آبادی نے کی۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت کے متعلق

اہم اعلان

سب سے پہلے محترم صاحب صدر نے یہ اعلان فرمایا کہ:۔

مجلس انصار اللہ راولپنڈی نے شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے یہ تجویز بھجوائی تھی کہ:۔

"مجلس انصار اللہ کا نظام قائم ہو چکا ہے اور مجلس ترقی کی منازل طے کر رہی ہے جس مقام پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اسے لے جانا چاہتے ہیں اس پر ابھی مجلس نہیں پہنچ سکی دستور اساسی کے قواعد کے مطابق اگلے سال صدر مجلس کا انتخاب ہونا چاہیئے۔ جس مقام پر مجلس انصار اللہ اس وقت پہنچ چکی ہے۔ اس کا تقاضا یہی ہے کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اس مجلس کی براہ راست سرپرستی فرماتے رہیں البتہ نائب صدر کا انتخاب اگلے سال مجلس شوریٰ میں کروایا جائے نائب صدر کے انتخاب کے قواعد وہی ہوں جو صدر کے انتخاب سے متعلق ہیں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے مؤدبانہ گذارش کی جائے کہ حضور ایدہ اللہ یہ تجویز منظور فرمائیں"

صاحب صدر نے فرمایا کہ یہ تجویز مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۹/۱/۶۶ میں پیش ہوئی تھی۔ مجلس عاملہ نے مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کر کے تجویز حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھجوائی تھی کہ

"مجلس مرکزیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کرتی ہے اور اسی میں اپنی سعادت سمجھتی ہے کہ حضور ہی مجلس انصار اللہ کی صدارت فرمائیں اور نائب صدر بھی حضور ہی کی طرف سے نامزد ہو"۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس درخواست کو منظور فرما لیا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

"ایک سال کے لئے منظور ہے" (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

تمام انصار نے غیر معمولی خوشی اور مسرت کے ساتھ اس اعلان کو سنا اور اس پر دلی اطمینان کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت اور سرپرستی میں مجلس انصار اللہ کو غیر معمولی ترقی عطا کرے اور اسے اس مقام تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے جہاں حضور انصار کو پہنچانا چاہتے ہیں۔ آمین۔

اس اہم اعلان کے بعد حسب پروگرام قائدین مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبوں کی سالانہ رپورٹیں پیش کرنا تھیں۔ چنانچہ صاحب صدر کی ہدایت پر مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے قائد عمومی، محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل قائد تربیت مکرم چوہدری نواب فضل احمد صاحب قائد تعلیم ۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال، مکرم ملک محمد رفیق صاحب نائب قائد ایثار۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تجنید۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی قائد اشاعت اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے اپنے اپنے شعبوں کی رپورٹیں پڑھ کر سنائیں اور ضروری امور کی طرف انصار کو توجہ دلائی۔

مجلس شوریٰ

اس کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا اس کی صدارت کے فرائض بھی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔

سب سے پہلے مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی نے وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو مجالس کی طرف سے شوریٰ کے لئے موصول ہوئیں مگر مختلف وجوہ کی بناء پر انہیں شوریٰ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اس کے بعد ایجنڈے کے مطابق تجاویز پر غور و خوض شروع ہوا اور متعدد اہم امور کے متعلق جس کا تعلق انصار اللہ کے مختلف شعبوں سے تھا نمائندگان سے مشورہ اور رائے لی گئی۔ ان آراء کو بطور سفارش حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا تاکہ حضور مناسب فیصلہ صادر فرما سکیں۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس قریباً دس بجے شب تک جاری رہا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا و ملیشیا نے قبولیت دعا کی دو ایمان افروز ذاتی مثالیں بیان فرمائیں۔ ان کی تقریر کے ساتھ ہی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

آپ کی دعاؤں کی محتاج بچی

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

عزیزہ ملکہ مہر نگار بیماری کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے اور ایک دائم المریض بچی ہے۔ وہ محمد امین صاحب ابن عائشہ بی بی (خادمہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا) کی صاحبزادی ہیں۔

اس بچی نے اپنے دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ مل کر ایک کمیٹی ڈالی ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ کا وہ خطبہ سن کر جس میں بچوں سے وقف جدید میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہوئی تھی اس بچی نے خود بھی دعا شروع کر دی کہ میری کمیٹی اس مرتبہ نکل آئے اور اپنی دادی کو بھی بار بار دعا پہ مجبور کرنے لگی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے خلوص کو قبول فرما لیا۔ اس مرتبہ ان بہن بھائیوں کی مشترکہ کمیٹی نکل آئی۔ چنانچہ اپنے حصے کے پچاس روپے کر یہ بچی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور وقف جدید کا چندہ پیش کر دیا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس علم کی بناء پہ کہ اس بچی کا یہ مدتوں کا اندوختہ اور سرمایہ ہے کچھ قبول فرما کر باقی رقم واپس کرنی چاہی۔ لیکن یہ بچی اس امر پہ مصر رہی کہ حضور ساری رقم قبول فرمائیں اور ایک پیسہ بھی واپس نہ کریں۔ چنانچہ حضور نے یہ رقم قبول فرمائی۔

احباب جماعت اس بچی کے غیر معمولی خلوص کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کریں اور بالخصوص یہ دعا کریں کہ جہاں اللہ تعالےٰ نے اسے روحانی لحاظ سے مضبوط اور صحت مند بنایا ہے وہاں اپنے خاص فضل سے اس کے جسمانی نقائص بھی دور فرما دے اور روحانی لحاظ سے بھی ہمیشہ از پیش ترقیات عطا فرماتا رہے۔

(خاکسار مرزا طاہر احمد)

ضرورت لیڈی لیکچرار

برائے

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کے لئے ایک پولیٹیکل سائنس کی لیڈی لیکچرار کی ضرورت ہے۔ ڈگری کلاسز کو پولیٹیکل سائنس اور انٹرمیڈیٹ کلاسز کو سوکس کا مضمون پڑھانا ہوگا۔ ابتدائی تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ 465-15/375-15-270 کے مطابق (270+10/-280) روپے ماہوار ہوگی۔

تعلیمی قابلیت: کم از کم II کلاس ایم اے پولیٹیکل سائنس درخواستیں مصدقہ نقول اسناد اور تصدیق پریذیڈنٹ جماعت مقامی کے ساتھ ۱۵ نومبر تک پہنچ جائیں۔ انٹرویو کے لئے بعد میں بلایا جائے گا۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

درخواست دُعا

مشہور شاعر جناب الطاف مشہدی صاحب کی طبیعت تقریباً ڈیڑھ ماہ سے علیل ہے احباب ان کی صحت کلی کے لئے دعا فرما دیں۔

عبد اللطیف اختر
فضل عمر ہوسٹل ربوہ

جماعت احمدیہ رکھ موڑ جھنگی ضلع ڈیرہ غازیخان کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ رکھ موڑ جھنگی کا ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم سردار فیض اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ نے احمدیت کی غرض وغایت واضح فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد ہمارے مقامی شاعر مکرم کریم بخش صاحب ملانہ نے خوش الحانی سے نبی کریم صلے اللہ علیہ کی ذات بابرکات کے متعلق ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب معلم اصلاح وارشاد نے آدھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم عبدالحکیم صاحب جوزا بی۔ اے۔ شاہد مربی سلسلہ نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی تین گھنٹے کے اس اجلاس میں قال اللہ وقال الرسول کا مبارک تذکرہ رہا۔ قیام وطعام کا بندوبست امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان اور ان کے فرزند مکرم سردار مجید اللہ خان بی۔ اے بی ایڈ سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول تونسہ شریف کے ذمہ تھا۔ جلسہ میں حاضری توقع سے بڑھ کر تھی۔ مستورات بھی کافی تعداد میں آئی ہوئی تھیں جن کے لئے پردہ کا باقاعدہ انتظام تھا۔

(خاکسار محمد اعظم خان تیسرا نی کلرک ضلعدار نظام رکھ موڑ جھنگی تونسہ)

چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۲/۹/۶۶ کو ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سعید احمد صاحب اور نظم خاکسار نے پڑھی بعد ازاں مکرم مولوی صاحب موصوف اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ ۱۰ بجے رات ختم ہوا۔

دوسرے دن صبح مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے تقریر فرمائی۔ جو ۱½ گھنٹہ جاری رہی۔ جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر احمدی احباب نے بھی سنا۔ (محمد اسلم باجوہ پریذیڈنٹ جماعت چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا)

تقریب رخصتانہ ودرخواست دعا

خاکسار کی بچی عزیزہ پروین اختر سلمہا ایم اے۔ بی ایڈ کا رخصتانہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ساڑھے چار بجے شام عمل میں آیا۔ عزیزہ کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۶۶ء کو احمدیہ ہال کراچی میں عزیز محمد یعقوب سلمہٗ ابن محترم میاں روشن دین صاحب صحابی سے بحق مہر ۵۰۰۰ روپیہ پڑھا تھا۔

احباب جماعت احمدیہ کراچی کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اس رشتہ کے لئے مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار شیخ خلیل الرحمان۔ سیکرٹری ضیافت ۲۵-ڈی ۱/۲ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس کراچی)

تقریب شادی

مورخہ ۲۷ر اکتوبر کو رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مہر دین صاحب ٹیلو ماسٹر گولبازار ربوہ کا نکاح محمد اسلم صاحب امتیاز بن صوفی محمد دین صاحب آف سیالکوٹ سے بعوض مہر ایک ہزار مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد نے پڑھا۔ اسی دن بعد نماز ظہر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ برات جو سیالکوٹ سے آئی تھی شام کو واپس چلی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

دعائے مغفرت

میرے خالو جان محترم داؤد عثمان صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ڈاکٹر عمر دین صاحب مرحوم آف گجرات کے داماد تھے۔ بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہوجانے سے نیروبی میں وفات پاگئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کے اہل وعیال مجھ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے ان کا حامی وناصر ہو۔ (پیر خلیل احمد۔ گورنمنٹ مڈل سکول۔ گوٹریالی ضلع گجرات)

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شیخوپورہ کی لجنات سے خطاب فرمائینگی

ضلع شیخوپورہ کی تمام لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ازراہ شفقت شیخوپورہ میں مورخہ ۶/۱۱/۶۶ کو تشریف لا رہی ہیں اور وہ نمائندگان لجنہ اماء اللہ ضلع شیخوپورہ سے صبح ۱۰ بجے خطاب فرمائیں گی لہٰذا درخواست ہے کہ تمام لجنات اپنی نمائندگان اس اجلاس میں شمولیت کے لئے ضرور بھجوائیں۔ اجلاس صرف ایک ہی دن ہوگا۔ طعام اور رہائش کا انتظام مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں زیر انتظام مقامی لجنہ اماء اللہ ہوگا۔ جو بہنیں اسی دن شام کو واپس نہ جاسکیں وہ مختصر بستر مطابق موسم لیتی آویں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ)

یہ وصیت داخل دفتر کردی گئی

مکرم چوہدری بشیر محمود صاحب ولد چوہدری عبد اللہ خان صاحب نے مورخہ ۲۹/۹/۶۳ کو وصیت کی تھی۔ ان کی وصیت مجلس کارپرداز ربوہ نے بوجہ عدم تکمیل زیر فیصلہ ۸۱/۱۳/۱۰/۶۶ داخل دفتر کردی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رئیس ڈی او انہار نائب امیر ضلع رحیم یارخان، ایک کام کے سلسلہ میں لاہور جارہے تھے کہ راستہ میں انہیں انتڑیوں میں تنہ یہ درد شروع ہوا اور وہ ملتان میں اتر گئے۔ وہیں انہیں ٹائیفائڈ بخار بھی ہوگیا ہے۔ آٹھ دس روز ہوچکے ہیں ابھی تک بخار نہیں اترا مکرم چوہدری صاحب نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد اشرف ناصر شاہد رحیم یارخان)

۲۔ خاکسار کی تنخواہ کا کیس عرصہ چار سال سے زیر غور ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

۳۔ میری والدہ محترمہ استانی فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (زاہدہ حمید کراچی)

۴۔ خاکسار کئی مقدموں اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام پریشانیوں سے نجات بخشے۔

(خاکسار محمد علی سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ لادھیانوالہ)

۵۔ اس عاجز کی ایک دختر نے امسال ایم اے کیا ہے۔ دوسری بچی بی اے میں ہے ایک لڑکا بی ایس۔ سی میں اور تیسرا لڑکا میٹرک پاس کر کے فرسٹ ایئر سائنس میں زیر تعلیم ہے۔ احباب جماعت ان سب بچوں کی دینی ودنیاوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔

(شیخ خلیل الرحمٰن سیکرٹری ضیافت کراچی ۲۵)

۶۔ خاکسار کی پھوپھی صاحبہ کی بس کے حادثہ میں بائیں ٹانگ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمود احمد ولد مولوی غلام محمد صاحب سعد اللہ پور)

۷۔ میرا چھوٹا بھائی بشارت احمد اعوان انگلینڈ سے بذریعہ موٹر کار پاکستان آرہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ اسے خیروعافیت کے ساتھ پاکستان واپس لائے۔ آمین (حمید احمد اعوان کامرس بنک لمیٹڈ کچہری بازار لائلپور)

۸۔ چوہدری رحمت علی صاحب سب انسپکٹر پولیس ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ باعزت بریت کے لئے احباب سے درخواست ہے۔ (ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۱۶۲ مراد)

۹۔ میری والدہ صاحبہ سانگلہ ہل میں بوجہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (مقبول احمد بھٹی ملتان)

۱۰۔ میرے برادر نسبتی غلام مصطفیٰ صاحب ہیڈ آفیسر پاک نیوی ہسپتال کراچی میں ہرنیا کے اپریشن کے [illegible]

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۱۸۵۰۹

میں صفیہ بیگم زوجہ شیخ محمود احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن لالہ موسیٰ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر مبلغ سات سو روپے جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں کوئی زیور نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرما دی جائے۔

(شرط اول -/۲ روپے)

الامۃ :- صفیہ بیگم زوجہ شیخ محمود احمد آڑتن مرچنٹ چھوٹا بازار۔ لالہ موسیٰ۔

گواہ شد۔ محمد نواز مومن کارکن دفتر الفضل ربوہ۔ حال وقف عارضی لالہ موسیٰ۔

گواہ شد۔ حاجی مرزا اللہ دتہ صاحب سیکرٹری وصایا۔ لالہ موسیٰ محلہ حاجی پورہ۔ مسجد ۱۹۴۸ء

مسل نمبر ۱۸۵۱۰

میں بشریٰ اقبال زوجہ چوہدری مبارک احمد صاحب قوم شیخ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ڈاکخانہ شاہدرہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۴ اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ہے جو میری ملکیت ہے۔

حق مہر -/۵۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہیں نقد -/۶۵۰ روپے بالیاں طلائی ۴ ماشہ انگوٹھیاں ایک تولہ ۴ ماشہ نیکلس ایک تولہ ۱۱ ماشے اور کانٹے ۲ تولے۔ کل وزن ۵ تولے ۹ ماشے قیمت بحساب -/۱۲۰ روپے فی تولہ -/۶۸۰ روپے کل میزان -/۱۰۳۳۰ روپے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کر دوں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ اور پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(چندہ شرط اول -/۵۰-۵ روپے)

الامۃ : بشریٰ اقبال ۴۳ غزنی سٹریٹ شاہدرہ۔ لاہور۔

گواہ شد :- مبارک احمد ۴۳ غزنی سٹریٹ شاہدرہ۔

گواہ شد : بقلم خود غلام محمد صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ۔

مسل نمبر ۱۸۵۱۱ :-

میں کلیم اللہ ولد غلام محمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت تین صد روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ مورخہ یکم اگست ۱۹۶۶ء (شرط اول -/۱۰ روپے)

العبد کلیم اللہ ولد غلام محمد مکان نمبر ۲ گلی نمبر ۴ محلہ صرافاں شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور۔

گواہ شد۔ غلام محمد صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ ضلع لاہور۔

گواہ شد۔ ماسٹر عبد الرحمٰن ولد احمد دین رحیم الغفار بالٹہ۔ شاہدرہ۔

مسل نمبر ۱۸۵۱۲

میں شمشاد اقبال بیگم زوجہ مسٹر کلیم اللہ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۵۴ء شاہدرہ ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں حق مہر یک صد روپیہ ہے جو ابھی میرے خاوند مسٹر کلیم اللہ صاحب کے واجب الادا ہے

کانٹے دو جوڑی وزن ۳ تولے قیمت	-/۳۰۰ روپے
انعام وزن ایک تولہ	-/۱۰۰ ء
حلقہ طلائی وزنی ایک تولہ	-/۱۰۰ ء
انگوٹھی ۶ ماشہ	-/۵۰ ء
	-/۵۵۰ ء

بمعہ حق مہر میری کل جائیداد کی قیمت -/۶۵۰ روپے ہوئی۔

میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت حصہ جائیداد داخل کردوں تو ایسی رقم حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔

شرط اول -/۲ روپے)

الامۃ :- شمشاد اقبال بیگم زوجہ مسٹر کلیم اللہ محلہ صرافاں شاہدرہ ٹاؤن مکان ۲ گلی ۴

گواہ شد :- کلیم اللہ ولد غلام محمد۔ گواہ شد غلام محمد صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ۔ ضلع لاہور

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی آرام دہ اور دلکش
بسوں میں سفر کیجیے

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

کالی دوا
جگر * پتہ * تلی
کی امراض کا شافی علاج
یرقان بھس (دکھاخن) تپ تلی
پر سو فیصد کامیاب علاج
قیمت فی شیشی، تولے تین روپیہ علاوہ محصولڈاک پیکنگ
ملنے کا پتہ :- دواخانہ رحمت ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
سے متعلق خط و کتابت کیا کریں (مینیجر)
ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر

ماہنامہ انصار اللہ
بلند پایہ تربیتی ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے رسالانہ چندہ صرف چھ روپے (مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تمدنی زندگی سے تعلق رکھنے والے نہایت ہی لطیف احکام

کسی دوسرے کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت حاصل کرنے کی ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم کا طریق ہے کہ وہ اصلاح خلق کے لئے ایسی ہدایات دیتا ہے جو بدی کی جڑ کو کاٹنے والی ہوتی ہیں۔ چونکہ بعض لوگ بدظنی کی طرف بہت جلد مائل ہو جاتے ہیں اس لئے اُس نے حکم دے دیا کہ اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں بغیر اجازت اور بغیر گھر والوں کو سلام کرنے کے داخل نہ ہوا کرو۔ تا کہ کوئی شخص تم پر چوری یا بدکاری کی بدظنی نہ کرے۔ اگر تم اجازت لے لو گے یا سلام کہہ لو گے تو ہر ایک شخص کو پتہ لگ جائے گا کہ گھر کے تمام مردوں اور عورتوں کو تمہارے اندر داخل ہونے کا علم ہے اور اس صورت میں نہ تم پر کوئی چوری کا الزام لگا سکے گا اور نہ بدکاری کا۔ اور اگر یہ سوال ہو کہ گھر میں کوئی ہو ہی نہ تو پھر کیا کیا جائے تو اس کا جواب یہ دیا کہ اس صورت میں گھر میں داخل ہی نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے۔ یعنی اس وقت تک انتظار کرو جب تک کہ خاندان کے مرد و زن واپس نہ آجائیں۔ تا کہ تم پر چوری کا الزام نہ لگ سکے۔ اور گھر کے افراد کے واپس آنے کے بعد اگر اجازت مل گئی تو تم بدکاری کے الزام سے بھی محفوظ ہو جاؤ گے۔ پھر سوال ہو سکتا تھا کہ اگر گھر کے افراد تو موجود ہوں مگر وہ اجازت نہ دیں تو پھر کیا کریں اس کا جواب یہ دیا کہ گھر والے اپنے گھر کے مالک ہیں اگر وہ اجازت نہ دیں تو اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ۔

انگریز اپنی زبان کے اس محاورہ پر فخر کیا کرتے ہیں کہ "انگریز کا گھر اس کا قلعہ ہوتا ہے"۔ یعنی اس میں کوئی شخص بلا اجازت داخل نہیں ہو سکتا لیکن ان میں تو یہ بات آج آئی ہے اور قرآن نے اُس وقت یہ قانون بنایا جبکہ انگریز ابھی ننگے پھرا کرتے تھے۔ اور بندروں سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہیں تھی

یہ آیات جو تمدنی زندگی سے تعلق رکھنے والے بعض نہایت ہی لطیف احکام پر مشتمل ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دی ہے کہ کسی دوسرے کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت حاصل کریں کیونکہ استیناس کے معنے جیسا کہ حل لغات میں بتایا جا چکا ہے اس بات کا علم حاصل کرنے کی کوشش کے ہیں کہ آیا گھر والے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں یا نہیں کرتے دوسرے اصطلاح اس کے ایک [illegible] معنے اجازت حاصل کرنے کے بھی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے یہی معنے مروی ہیں اور انہوں نے تَسْتَاْنِسُوْا کے معنے تَسْتَاْذِنُوْا یعنی اجازت مانگنے کے ہی کئے ہیں۔ (بحر محیط) اگر اس قرآنی ہدایت پر عمل کیا جائے تو دنیا کے بہت سے فسادات اور جھگڑے مٹ جائیں بعض لوگ بڑی سادگی سے کہہ دیا کرتے ہیں کہ یونہی ہماری نظر پڑ گئی تھی اور اس بنا پر وہ دوسرے پر اتہام لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کے ذریعہ اس قسم کی خرابیوں کو بھی دور کر دیا۔ اگر کوئی شخص کہے گا کہ جھانک کر دیکھنے سے میں نے فلاں کو اس حالت میں دیکھا تھا۔ تو قاضی کہے گا کہ تو نے جھانکا کیوں تھا تیری گواہی قابل قبول نہیں کیونکہ تو نے خود شریعت کے حکم کو توڑا ہے۔ دوسرے اس ہدایت پر عمل کرنے سے خود انسان بہت سے ایسے مواقع سے بچ جاتا ہے جن کی وجہ سے وہ اتہام کا نشانہ بن سکتا ہے۔ تیسرے آپس کے تعلقات میں بھی کشیدگی پیدا نہیں ہوتی۔ اگر دوسروں کے گھروں میں آنے جانے کے لئے اجازت کی شرط نہ ہو تو ایسی صورت میں جبکہ میاں بیوی بے تکلفی کی حالت میں بیٹھے ہوں ان کو شرمندگی اٹھانی پڑے گی پھر اگر اجازت لینا ضروری نہ ہوتا تو چوروں کی وارداتیں بھی بڑھ جاتیں ایک شخص چوری کی نیت سے اندر داخل ہو جاتا اور جب پکڑا جاتا تو کہتا میں تو ملنے آیا تھا غرض ان احکام میں بیسیوں فوائد مخفی ہیں" (تفسیر کبیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

٭ راولپنڈی ۲ر نومبر۔ صدر ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں اناج کی مصنوعی قلت پیدا کر کے قیمتوں میں اضافہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکومت ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کے رجحان کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور مرکزی حکومت نے صوبوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اناج اور دیگر ضروری اشیاء کی قیمتوں کو معتدل رکھنے کے لئے ہر ممکن اقدام کریں۔ صدر منگل کی شام کو ساڑھے سات بجے ریڈیو پاکستان سے قوم سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر نے کہا کہ اقتصادی ترقی کا اصل مطلب یہ ہے کہ عوام کو ضروریات زندگی سستے داموں ملیں۔ لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے قومی پیداوار میں اضافہ کرنا ضروری ہے۔ غیر ملکی امداد اور قرضے وقتی طور پر تو مسائل حل کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ اقتصادی پسماندگی کا مستقل حل نہیں ہے۔ اگر ہمیں باوقار اور زندہ قوموں کی طرح دنیا میں رہنا ہے تو ہمیں قومی پیداوار میں اضافہ کرنا ہوگا اور زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ کی بیرونی ممالک سے مشینری منگوانی ہوگی تاکہ ہم زندگی کے ہر شعبے میں خود کفیل ہو سکیں۔

اپنی تقریر میں صدر نے پھر اس بات پر زور دیا کہ ہمارے کاشتکاروں کو زراعت کے جدید طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ زراعت کو ترقی دینے میں یونین کونسلیں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ صدر نے اس بات پر اظہار اطمینان کیا کہ کاشتکار اور حکومت باہمی تعاون سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ اس سال ملک میں بیالیس لاکھ ٹن غلہ پیدا ہوگا جس کے لئے حکومت اور کاشتکار مل کر کام کر رہے ہیں۔

٭ راولپنڈی ۲ر نومبر۔ صدر ایوب خان سے صدر جانسن کے ایلچی مسٹر ایورل ہیری مین نے کل ڈیڑھ گھنٹے تک ملاقات کی۔ انہوں نے صدر کو ویٹ نام کے متعلق منیلا کانفرنس کے فیصلوں سے آگاہ کیا۔ وہ کل ہی نئی دہلی سے راولپنڈی پہنچے تھے۔ وزیر خارجہ شریف الدین پیرزادہ سیکرٹری وزارت خارجہ مسٹر ایس ایم یوسف اور پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر یوجین لاک بھی بات چیت کے وقت موجود تھے

٭ بمبئی ۳ر نومبر۔ بمبئی کے مضافات میں ایک ریل گاڑی کے حادثہ میں دو افراد ہلاک اور انیس زخمی ہو گئے۔ آل انڈیا ریڈیو نے بتایا کہ بمبئی کے اندھیری سٹیشن کے قریب کل ایک مضافاتی ٹرین کے ایک ڈبے میں آگ لگ گئی جس سے ایک مسافر ہلاک ہو گیا اور دوسرے نے ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا۔

٭ نئی دہلی ۲ر نومبر۔ ہندوستان میں اناج کی صورت حال بہت خراب ہے۔ اس سال خشک سالی کے سبب اتر پردیش بہار۔ مدھیہ پردیش، گجرات اور راجستھان میں صورت حال اور زیادہ بگڑ جائے گی وزیر خوراک مسٹر سبرامنیم نے آج یہاں پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس میں ایوان کو بتایا کہ حکومت باہر سے اناج منگوا کر حالات پر قابو پانے کی کوشش کرے گی۔

٭ نئی دہلی ۲ر نومبر۔ امریکہ کے گشتی سفیر مسٹر ہیری مین نے مسز اندرا گاندھی پر یہ واضح کیا ہے کہ شمالی ویٹ نام پر بمباری بند کرنا ممکن نہیں۔ وہ منیلا کانفرنس کے فیصلوں کی وضاحت کے لئے آج کل ایشیائی ممالک کا دورہ کر رہے ہیں انہوں نے کل اس سلسلہ میں ہندوستانی وزیر اعظم سے کوئی آدھ گھنٹہ تک گفتگو کی اور انہوں نے بتایا کہ امریکہ سے یہ توقع رکھنا حقیقت پسندی کے منافی ہے کہ وہ مذاکرات کا امکان پیدا کئے بغیر ہی شمالی ویٹ نام پر بمباری بند کر دے گا۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں نور محمد صاحب امرتسری گنج مغل پورہ لاہور کا نواسہ ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین اللھم آمین۔